نقطۂ نظر

مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی

قصاص و دیت آرڈیننس ----- چند گذارشات

قصاص و دیت آرڈیننس کے حوالے سے گزشتہ دنوں ملک میں جو صورت حال پیدا ہوئی اس نے علمی اور عوامی حلقوں میں بہت سے سوالات کو جنم دیا۔ مختلف علماء نے اس موضوع پر اپنے مؤقف کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی کا مضمون ہمیں موصول ہوا جو قارئین کی نذر ہے۔ گو کہ صرف اہل علم ہی اس پر اختلاف کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ جس کیلئے نقیب کے صفحات حاضر ہیں۔ (ادارہ)

حال ہی میں ملک گیر سطح پر ٹرانسپورٹ کی پہیہ جام ہڑتال کی تکلیفوں سے پوری قوم آگاہ ہے' اس ہڑتال کا سبب وہ "قصاص و دیت آرڈیننس" تھا جو صدر غلام اسحٰق خان نے نافذ کیا اور جس کے سبب سڑک کے حادثہ میں مرنے والے کی گراں بہا دیت کا ذمہ دار ڈرائیور کو قرار دیا گیا۔ صدر صاحب نے عدالتی حکم کے پیش نظر آرڈیننس جاری کیا' عدالت کے متعلق ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو تمام تر تمدنی حالات کو سامنے رکھ کر اسلامی قوانین کی جزئیات کی تشریح کر سکیں' مروجہ لاء گریجویشن کے ماہرین جس طرح اس معاملہ میں بے بس ہیں اسی طرح درس نظامی کے ماہرین بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔

پھر صدر گرامی اور ان کے آئینی مشیر بھی اس میدان کے مرد نہیں اس لئے جو آرڈیننس سامنے آیا ہے اس میں بے حد اسقام تھے' نقائص تھے' جن کی طرف ان علماء نے بھی اشارہ کیا جو حکومتی ہاں میں ہاں ملانا سعادت خیال کرتے ہیں اور حکومت کو بھی بالآخر ماننا پڑا کہ یہ آرڈیننس درست نہیں اس میں نقائص ہیں' اس مقصد کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلایا گیا تاکہ معاملات طے کئے جا سکیں' اور ملک کی ڈرائیور برادری مطمئن ہو سکے۔ اس صورت حال کے پیش نظر اس مسئلہ سے متعلق چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ تین چیزیں انسان کی قیمتی متاع ہیں جان' مال' آبرو۔ اسلام جس طرح انسانی مال و آبرو کو اہمیت دیتا ہے اسی طرح انسانی جان کو بھی بہت اہمیت دیتا ہے' اس کا اندازہ سورہ مائدہ کی آیت 32 سے ہو سکتا ہے' جس میں ارشاد ہے۔

> "اسی وجہ سے تو ہم نے بنی اسرائیل پر (تورات میں) لکھ دیا تھا کہ جو کوئی شخص کسی شخص کو بغیر کسی نفس (کے بدلے) کے یا زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے کے قتل کر دے تو گویا اس نے پوری نوع انسانی کو قتل کر دیا اور جو کوئی کسی کو مرنے سے بچا لے تو اس نے پوری نوع انسانی کو مرنے سے بچا لیا"

اور سورہ نساء کی آیت 93 میں ارشاد فرمایا۔

> "اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے' اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب نازل ہو گا اور اللہ اس پر لعنت فرمائے گا اور اللہ نے اس کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے"

اس آیت میں جان بوجھ کر کسی کو قتل کرنے پر پانچ سزاؤں کا ذکر ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ابدی جہنم کی سزا یا تو کافر کے لئے ہے یا اس شخص کے لئے جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا (فقہ القرآن ج۔ 4 ص۔ 241) چونکہ قتل بڑا سنگین جرم تھا اس لئے اس کا سدباب کرنے کی غرض سے سزا بھی تجویز کی گئی' سزا کی دو شکلیں ہیں' قتل کے بدلے قتل یا مالی معاوضہ۔

قتل کے بدلے قتل کو "قصاص" کہتے ہیں اور مالی